فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۷۸۶ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

سالانہ ہندوستان مبلغ چار روپے للعمر
فی پرچہ ۱۸ پیسے ۸۱۵

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ محمد حسین شمسی علوی کاکوروی مینجر کاکوری اخبار ۳۲ امین آباد لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو پندرہ روڈ مقابل ڈی سٹونوال کراچی نمبر ۳۔
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں مینجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳)	یکم جون ۱۹۶۵ء مطابق ۳۰ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ	شمارہ نمبر (۱۸)

غزل

(از مولوی نظام الدین حیدر صاحب عباسی مغفور)
یہ غزل ۱۳۴۹ھ میں کہی تھی اور عرس میں گائی گئی تھی۔

بعد مدت کے صبا بوئے وفا لائی ہے — مژدہ اے اہل جنوں پھر سے بہار آئی ہے
دیکھ لیں دیکھ لیں تقویٰ و طہارت والے — سر پہ مئے خواروں کے رحمت کی گھٹا چھائی ہے
وہی نغمہ ہے وہی ساز وہی مطرب ہے — وہی ساقی ہے وہی انجمن آرائی ہے
آ گئے جام صحت شاہد گلرو کا بنیں — جب سے میخانہ کی یہ انجمن آرائی ہے
لوٹو لوٹو میری ہستی کی یہ دولت لوٹو — ساعت صدقۂ دل صدقۂ جاں آئی ہے
عہد پیری میں جوانی کے مزے لیتا ہوں — لوگ کہتے ہیں دیوانہ ہے سودائی ہے
ہو گیا خاک وہی خاک بنی جام حیات — موت کیا آئی مری جان میں جان آئی ہے
پوچھتے کیا ہو کہ عالم تہ و بالا کیوں ہے — سو کے اٹھا ہے کوئی اس کی یہ انگڑائی ہے

سر کف رقص کرو بر سر میدان وفا
جشن ہے جشن کہ خود یار تماشائی ہے

آہ مولوی نظام الدین حیدر رضا صاحب خان بہادر

صبح تک تو نے نہ چھوڑی وہ بھی لے بادِ صبا!
یادگارِ رونقِ محفل تھی پروانہ کی خاک!

افسوس! صد افسوس! آج ہمارا قلم اُس ہستی کی المناک خبر وفات لکھنے میں خوں چکاں ہے جس کی روشن زندگی سے ہمارے اسلافِ کرام کی بہت سی یادیں ان کی تہذیب ان کا اخلاق زندہ تھا۔ آپ کی علالت کے شدائد اور مختصر خبر وفات گزشتہ پرچوں میں لکھ چکے ہیں۔ تین ماہ سے زائد علالت رہی۔ غذا کی نالی میں کینسر ہو گیا تھا۔ دو ہفتہ قبل وفات سے ڈاکٹر بوس مشہور ہومیوپیتھ کا علاج تھا۔ لیکن مرض و تکالیف میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ بالآخر ۹ محرم روز سہ شنبہ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۶۵ء وقت ظہر وقت موعود آگیا اسی سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ اسی روز بعد عصر شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے آپ کو غسل دیا۔ بعد نماز عشاء جناب مولانا شاہ مصطفےٰ حیدر قلندر مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ۱۱ بجے شب کے بعد پیر و مرشد کے بائیں درگاہ کے چبوترہ پر دونوں حضرات نے آپ کو باچشم گریاں آخری آرام گاہ پہونچا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بہت عرصہ تک حیدر آباد دکن میں ڈائرکٹر ایگریکلچر رہے۔ بہت نیک نامی و شہرت حاصل کی۔ پنشن کے بعد ۱۹۳۱ء سے مستقل قیام وطن میں رہا۔ عبادت و ریاضت اپنے مرشد زادگان کی خدمت اصل مقصد زندگی تھا۔ تصنیف و تالیف، مضمون نگاری بھی خاص مشغلہ تھا۔ آپ کی مختلف تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ آخر زمانہ میں آپ نے دو کتابیں لکھی تھیں۔ ایک اردو میں "راہ حق" اور دوسری انگریزی میں "وجود باری سائنس کی روشنی میں" یہ دونوں کتابیں شائع نہیں ہو سکیں۔ ایک کتاب انگریزی میں خانقاہ کاظمیہ کاکوری کے اولیاء اللہ کے حالات بھی لکھے ہیں جس کو آپ سے "دو کورا" کا ایڈیٹر کرنٹ اخبار بمبئی لے گئے ہیں۔ رضا و تسلیم، صبر و توکل، ہمت و خوش خلقی، محبت و شفقت آپ کی خاص صفات تھیں۔ دیانت و امانت میں فرد تھے، فیاضی و سیر چشمی بدرجہ اتم تھی۔ بڑے اولوالعزم، بڑے باوقار، بڑے حق گو تھے۔ حق گوئی میں "لومۃ لائم" کی پرواہ نہ کرتے نہ کسی بڑی سے بڑی شخصیت سے مرعوب ہوتے۔ دنیاوی مال و دولت کی کوئی وقعت آپ کی نگاہ میں نہ تھی۔ آپ کی شاعری برائے شاعری نہیں ہے بلکہ جذبات کی اصل عکاسی ہے۔ بہت کم کہتے تھے لیکن خوب کہتے تھے۔ ایک فارسی غزل کا وہ شعر جس نے پیوستہ سال عرس کی محفل میں اہل دل حضرات کو تڑپا دیا تھا کبھی نہ بھولے گا ؎

افسونِ درد و ذکر بہ صوفی گزاشتم
من کارِ دو جہاں زِ نگاہے بر آوردم!

اردو کی ایک غزل ہم سرورق پر شائع کر رہے ہیں —— اس کرب ناک علالت میں جبکہ کینسر کے موذی مرض کی وجہ سے حلق سے پانی کے قطرے اترنا بھی مشکل تھے اور بڑی اذیت ہوتی تھی۔ کبھی آپ نے اپنی زبان سے تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ جس نے مزاج پوچھا جواب میں مسکرا کر الحمد للہ کہا۔ پاس بیٹھنے والوں کو آپ کی تکلیف دیکھ کر ضبط کرنا مشکل ہوتا تھا۔ لیکن آپ اس حالت میں بھی صرف مسکراتے ہی نہیں بلکہ ہشاش بشاش رہتے۔ حاضرین کو بھی ہنسانے کی کوشش کرتے۔ ایک صاحب نے اس حالت سے متاثر ہو کر اظہار قلق کیا۔ آپ ہنسے اور اپنا شعر

شاہینِ عشق پنجہ بہ حلقم نہادہ است
ایں ہم مجال نیست کہ آہے بر آوردم

سنا دیا۔ کبھی کبھی کوئی آیت یا حدیث یا متقدمین صوفیہ کے عشقیہ اشعار بہت ذوق و کیف سے پڑھتے۔ خود بھی متکیف ہوتے اور حاضرین بھی متاثر ہوتے اس وقت یہ معلوم ہی نہ ہوتا کہ آپ کچھ بیمار بھی ہیں۔ انشاء اللہ اس عالم میں بھی شاد کام رہیں گے۔ آپ سلطان العارفین حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہ کے سب سے ادنیٰ مرید تھے آپ کی ذات مجمع الصفات پر حضرت کے مسترشدین کا خاتمہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو صبر دے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

بمبئی کا مشہور ہفتہ وار انگریزی معزز معاصر کرنٹ کیا لکھ رہا ہے؟

کیا حکومت اتر پردیش اس پر توجہ کرے گی!

ہم کو ہمارے ایک نوجوان ادیب ابوابراہیم علوی ایڈیٹر "آگ" لکھنؤ نے بمبئی کے مشہور ہفتہ وار انگریزی اخبار کرنٹ کی ایک کٹنگ مع ترجمہ بھیجی ہے۔ معزز معاصر بمبئی نے اپنی ۱۰ مئی ۶۵ء کی اشاعت میں اپنے مستقل کالم کرنٹ کی ذیلی سرخی ہے "سیجتا کے اتر پردیش میں" اس سرخی کے تحت لکھنؤ میں حکام کی لاپرواہی کے دو واقعات کی طرف (جو خفیہ نہیں بلکہ خود مسٹر کرا کا ایڈیٹر دیکلی کرنٹ بمبئی کی آپ بیتی ہے) ناظرین اور وزیر اعلیٰ اتر پردیش مسز سیجتا کرپلانی کی توجہ دلائی گئی ہے پہلی لاپرواہی کا تعلق اہل کاکوری سے ہے اس لئے اس کا ترجمہ حاضر ہے۔

سیجتا کے اتر پردیش میں:۔ لکھنؤ سے چودہ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے کاکوری۔ ہر دوئی روڈ پر ہرے بھرے کھیتوں کے بیچ سے ایک راستہ نکلتا ہے جو اصلی قصبہ تک پہونچتا ہے۔ جہاں اب پکی اینٹوں کے مکان کیا ب ہیں۔ اور صرف گوبر سے بنے چھتے جھونپڑیاں افراط سے ہیں۔

کاکوری میں ایک مشہور خانقاہ یا درگاہ ہے جو تکیہ شریف کے نام سے موسوم ہے تکیہ کے معنی گدی یا کشتا کے ہوتے ہیں۔ (حالانکہ معنی غلط ہیں تکیہ کے معنی قبرستان ہے ۔ ابراہیم علوی) اور شریف معنی قابل تعظیم۔ یہاں مسلمان صوفیوں کی مزاریں ہیں۔ جو پہلے تیمور شاہ کے عہد میں آئے تھے۔ یہ ایک ایسی خانقاہ ہے جو سبھی دھرموں کے ملنے والوں کے لئے قابل تعظیم ہے صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں یہاں ہر سال پہلے صوفی (شاہ کاظم قلندر رح) کی سالگرہ کے موقعہ پر عرس ہوتا ہے پچھلے سال گزشتہ تکیہ کے اہل ذمہ داروں نے ضلع سپلائی آفیسر سے مناسب گیہوں چاول اور شکر کا کوٹہ عرس کے لئے مانگا تھا۔ ایسے غریب اور مسکین لوگوں کیلئے جو میلوں دور چلکر عرس میں شرکت کی غرض سے آتے ہیں۔ کوٹے کے سلسلے میں ایک عرضی پہلے ڈسٹرکٹ راشننگ آفیسر کے پاس بھیجی گئی جو اس قسم کے اختیارات نہیں رکھتا تھا۔ لہذا اس نے نہایت مہذب طریقہ سے خانقاہ کے ذمہ داروں کو وزیر غذا سے رجوع ہونے کیلئے کہا۔ حضرت صاحبان جو کہ جانشینان تکیہ کاکوری ہیں۔ خود لکھنؤ کے سکریٹریٹ جو ڈپٹی منسٹر وزیر سے ملنے گئے۔ مسٹر علی ظہیر نے ذاتی طور پر حضرت صاحبان کی درخواست پر سفارش کرکے اس کو محکمۂ خوراک بھیجدیا۔ مسٹر علی ظہیر خود بھی مسلمان ہیں۔ اور تکیہ شریف سے بھی واقف ہیں حضرت صاحب کے بھائی جن کا اسم گرامی مجتبیٰ حیدر ہے علی ظہیر کے ڈرافٹ کے ساتھ سکریٹری برائے خوراک مسٹر تلوار کے پاس گئے مسٹر تلوار نے اس مقدس آدمی کو اپنے دفتر کے باہر چھ گھنٹے انتظار کرنے پر مجبور کیا اور پھر چپکے سے ایک پشت کے دروازے سے چلے گئے۔ اور مطلع کو دیا کہ سکریٹری صاحب تشریف لے گئے۔

سرکاری حکام کی اس قسم کی بد اخلاقیاں کسی بھی مذہب کے صوفی کے ساتھ نہایت غیر پسندیدہ ہیں۔ تحقیقات کے بعد مسٹر تلوار کو عوام سے رابطہ کی جگہ سے ہٹایا جانا چاہیئے۔ سیجتا کرپلانی کو مسٹر تلوار کو علیحدہ کرنے میں ہچکچاہٹ نہ محسوس کرنا چاہیئے۔ اس طرح کے افسر اور غیر پسندیدہ اشخاص حکومت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

اتفاق سے کاکوری تکیہ شریف کے منتظمین کو صرف پانچ بورے گیہوں مقامی ڈسٹرکٹ راشننگ آفیسر سے مل گیا جو ان کی ضرورت کا ۱/۴ تھا۔ جو غریب زیارت کرنے والوں کو کھلانا تھا۔ ان کو شکر اور چاول پھر بھی نہ مل سکے۔

یہ واقعہ کسی اور کے ذریعہ نہیں ہوا نہیں ہے سیجتا کرپلانی خود تکیہ شریف کے منتظمین سے رابطہ قائم کرکے معلوم کر سکتی ہیں۔ یا اپنے وزیر مسٹر علی ظہیر سے دریافت کر سکتی ہیں۔ اور کو ذاتی طور پر اس معاملہ میں مداخلت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگست میں اگلا عرس ہوگا اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ غریب پارہ کو نا امید نہ کریں گی اور کسی کے موقع پر چاول اور چاول بھی نہ پا سکیں جہاں تک مسٹر تلوار کا تعلق ہے ان کو سختی سے بتا دینا چاہیئے کہ حکومت اتر پردیش اس قسم کی زیادتی ہرگز اجازت نہ دیگی جس قسم کی زیادتی واجد علی شاہ نے عہد عتیق میں فنکاروں کے ساتھ کیا تھا۔

قطعہ تاریخ بہ تہنیت تولد نبیرہ جناب محمد سراج الدین صاحب علوی کاکوروی از طرف جناب حکیم محمد فضل صاحب ابن قبلہ الحاج محمد شفیع صاحب بجنوری

شکر خلاق جہاں عقدہ کشائے احتیاج ! صد ثنا و نعت بر آں کاشف بنیاد و تاج !
حق ز افضالش عطا فرمود طفلے خوبرو راحت دل نور چشم ناظرہ بیگم سراج !
ام ام مادرش ذی جاہ بیسار اسرور احتشام و عزم و حزم و علم و حسن و ابتہاج !
صد ثنا و عزت و ثروت جہاں عمات او در بہانے جدہ امش نصرت جہاں مادر سراج !
در رنگ اختر ماہ انور فخر سرور باد تار با جمال و پر ضیاء معراج را مانند تاج !
راحت ... ہم ... نور عنا نیز جاوید نسیم خوش مزاج !
جبت قلب ... ہم ... نور عنا نیز جاوید نسیم خوش مزاج
بر سمائے دین تا بد ... خدائے دو جہاں چوں شہاب ثاقب مصباح انور در زجاج !
در علوم دین و دنیا مشرقی و مغربی از جہاں فضل دین حاصل کند حسن خراج !
خوش ذہین در سایہ ... پدر و اجداد و عم ... مانند ... اکمل خدا افضل امتزاج !

دو شنبہ از محرم بود و بست و ششمیں
گفت فضل نام و ہم سالش ز خورشید سراج
۱۳۸۴ھ

(بقیہ صفحہ ۵) ان فرماں بردار بندوں کے لئے مشکل نہیں جو سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف واپس جانا ہے فی زمانہ ایک عام بات کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ جب لوگوں کو نماز کی تلقین کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ فائدہ کیا ایسی نماز سے کہ ٹکریں مار لیں، دل کہیں ہے یا کہ فلاں صاحب نماز پڑھتے ہیں مگر حرکتیں دیکھئے دھیان کس طرف ہے۔ خیالات کو بڑھاوا نہیں بنایا جا سکتی ہیں نماز میں جو خیالات آتے ہیں ان کا واحد علاج یہ ہے کہ ہمیشہ تصور ہو کہ ہم اللہ کے حضور حاضر ہیں یا کم از کم یہ کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر دیکھئے کیسی ہیبت طاری ہوتی ہے۔ جب آپ نماز پڑھیں تو خیال یہ رکھئے کہ اب الحمد کے بعد سورت پڑھنا ہے پھر رکوع، سجدہ، قیام کے بعد دیگر ارکان پورے کرنا ہیں یا ایک کے بعد دوسرا کام ذہن میں ہوگا تو خیالات کہاں بھٹکیں گے۔ نماز کو اللہ کا حکم سمجھنا چاہئے (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق گوئی و بیباکی آئین جوانمرداں
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

موجودہ بے دینی و بے حس معاشرہ کی اصلاح کے لئے ایک تقریر لکھی تھی کہ کراچی میں کاکوری اخوان الصفا کے جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھوں گا اور اس یقین کے ساتھ پڑھوں گا کہ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا عذر یہ پیش کیا گیا کہ اب وقت نہیں ہے اور رسالہ جلسہ عید الاضحی پر میری اس تقریر کا سنسر ہونا انہیں لازم قرار پایا جو سراسر ظلم اور زباں بندی کے مترادف ہے اب قارئین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ تقریر میں کس ہستی پر ذاتی حملہ یا ریاکس کہاں کہاں ہیں؟ کیا اس طرح کی عمل با تیر کرنے سے حوصلے پست نہیں ہوتے جبکہ میں نے بہ وقت کاکوری اخوان الصفا سے فارغ کیا توقع تو نہیں کہ بیشمار خامیوں کے باوجود کاکوری اخبار بھی میری اس تقریر کے لئے اپنے دروازے بند کر دے ۔

گو گیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یوں سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا

مجھے ولیم شیکسپیر کا وہ مقولہ یاد آگیا کہ وہی بات کہو جو حق ہو خواہ اس کے لئے کوئی تمہارا شکریہ نہ ادا کرے۔ (قیاسب شکوری)

جنرل نالج

از سجاد الحسن علوی (جناب کاکوروی)

میری خوش فہمی کہ مجھے یہ موقع ملا ہے کہ میں محتاج تعارف نہیں اس محفل میں آپ کی خدمت میں دلچسپ پروگرام پیش کرنے والا ایکٹر۔ نہ ہیں سننے والا مسخرہ۔ ریڈیو گپ استان سے خبریں نشر کرنے والا سیلانی۔ اللہ اگر توفیق دے انسان کے بس کا کام نہیں کے مصداق آج سنجیدگی سے کچھ باتیں آپ کی جنرل نالج میں مزید اضافہ کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ اس خرابات کے عالم میں زندگی کے بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود ان کی باتیں آپ کو سننا پڑیں گی۔ اس وثوق کے ساتھ کہ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ اس تمہید کے بعد اپنی تقریر جس کا عنوان جنرل نالج ہے (اصل میں کچھ نقل میں کچھ) کا آغاز کرتا ہوں۔

لکھ کر اس وجہ سے لایا ہوں کہ مبادا خیالات منتشر نہ ہو جائیں۔ مذہبی اجتماع ہے لہذا خاموشی سے سنیں۔ خواتین و حضرات متوجہ ہوں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ آجاتا ہے پھر اگر توبہ کر لی جائے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اگر گناہ میں زیادتی ہوتی رہی تو وہ دھبہ پھیل جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی جو سنتے نہیں اور دیکھتے نہیں۔ انکی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے یعنی سب کچھ جانتے ہیں مگر باز نہیں آتے نافرمانی کرتے ہوئے اکڑ رہے ہیں۔ دنیاوی ذرائع ہوگئے دولت ملی کمائی ہوئی اور اترانے لگے۔ اپنی اوقات بھول گئے ہوس بڑھتی جا رہی ہے اللہ کی یاد دلوں سے نکل رہی ہے حقیقت اس کے برعکس ہے اللہ تعالیٰ اپنی رسی دراز کر دیا کرتا ہے حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری بیماری گناہ ہیں اور اس کی دوا توبہ۔ توبہ کرنے کے لئے اللہ میاں کے یہاں ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ لیکن بہ وقت نزع یاد رکھیں اس وقت جبکہ موت کی گھڑی آگئی کہ جس کا بھروسہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں۔ بڑے بڑے گناہ کہ جن سے انسان [illegible] گناہ کی وادی میں پہنچ جاتا ہے [illegible] وہ یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کی جائے۔ نماز نہ پڑھی جائے۔ لوگوں کا دل دکھایا جائے۔ والدین کی نافرمانی کی جائے۔ حق تلفی کی جائے صبر کا دامن چھوڑ دیا جائے۔ امانت میں خیانت کا مرتکب ہو۔ برے اخلاق سے پیش آئے وغیرہ وغیرہ۔ جس کے دل میں خوف خدا ہوتا ہے وہ اس قسم کی باتیں ہرگز نہیں کرتا۔ قرآن مجید پہلے پارہ میں ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون (ترجمہ صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک نماز سخت مشکل کام ہے مگر

(باقی صفحہ پر)

پاکستانی خبریں

نوکر نے اقبال جرم کر لیا ۔ پچھلے روزنامہ میں ڈاکٹر شمسہ بانو کرمانی صاحبہ کے مکان سے گزشتہ ماہ زیورات وغیرہ کی چوری کا جو قصہ ہوا تھا اس کی تازہ ترین تفصیل یہ ہے کہ اس واردات میں ایک بہت بڑے گروہ کا ہاتھ تھا جس میں ڈاکٹر کرمانی کا باورچی خاص طور سے ملوث تھا اور اس نے تمام چیزوں میں دھتورہ ملا دیا تھا۔ استعمال میں ہر چیز بشمول پانی نمک وغیرہ جانچ کے لئے بھیجا گیا تھا معلوم ہوا کہ سوائے خود نوکر کے سب نے دھتورہ ملا ہوا کھانا کھایا ہے اور نوکر جس پر غشی کا مصنوعی عالم طاری تھا بنا ہوا تھا اس نے خود کوئی چیز نہیں کھائی تھی۔ اس کا تعلق ڈاکوؤں کے غائب کرنے والے گروہ سے تھا۔ پولیس نے تمام چیزوں کا بغور جائزہ لیا اور اس نوکر کو حراست میں لے لیا گیا۔ ثبوت ملنے پر نوکر نے اقبال جرم کر لیا اور اب مال برآمد ہونے کی امید ہو گئی۔

محمد واصف صاحب علوی جو بمبئی لیکر اپنے عزیزوں سے ملنے ڈھاکہ سے چاٹگام گئے تھے ۵۰ دن قیام کے بعد کراچی واپس آ گئے ہیں۔

کبیر الدین صاحب کرمانی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ ان کو ٹیبروائڈ ہو گیا ہے علاوہ ڈاکٹری علاج کے جس سے افاقہ ہے وہ بستر ہی پر ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ انشاء اللہ عنقریب جلد یہ کمزوری بھی رفع ہو جائے گی۔ غالباً دو تین چار دن بعد دفتر جانے لگیں گے۔ کبیر صاحب نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ ان کا پتہ بدل گیا ہے لہذا تمام اعزا و احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں اور اخبار بھی اسی پتہ پر روانہ کیا جائے۔

پتہ: کبیر الدین کرمانی ۳۶ صغیر آباد نیو ملیر کراچی ۱۹

جناب محامد علی صاحب عباسی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ موصوف مع بچوں کے اعزا سے ملنے ہندوستان سے کراچی پچھلے ہفتہ پہنچے۔

حسن احمد صاحب ۔ مراد پور (؟) کے بارے میں معتبر اطلاع ہے کہ قریب چار دن سے بخار میں مبتلا ہیں ڈاکٹر کو دکھایا گیا ہے جس نے کہا ہے کہ مرض پر قابو پا لیا ہے دو تین دن بعد دفتر جانے کے قابل ہو جائیں گے۔

حسین ہاشمی (داماد بشیر احمد مرحوم) جن کا آپریشن پچھلے ماہ ہوا تھا۔ الحمد للہ ہسپتال سے صحتیاب ہو کر گھر آ گئے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے ابھی دفتر جانے کے قابل نہیں ہیں۔

نظیر بی بی (زوجہ حامد الحسن علوی مرحوم) معتبر ذرائع کی اطلاع ہے کہ موصوفہ کے داہنے گھٹنے میں سخت تکلیف ہو گئی ہے علاج ہو رہا ہے مگر فائدہ بہت کم ہو رہا ہے، مرض میں کمی ہو رہی ہے۔

راشد ابن علی صاحب علوی اپنے نئے مکان جو دستگیر کالونی میں واقع ہے منتقل ہو گئے ہیں۔ محمد طارق صاحب علوی مطلع فرماتے ہیں کہ اعزا و احباب اس پتہ پر رابطہ قائم کریں اور اخبار بھی اسی پتہ سے آنا چاہیے۔

پتہ:۔ محمد طارق صاحب علوی ۳۹۰/۹ دستگیر بلاک نمبر ۹ سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۱۹

ندرۃ المومنہ : خبر ملی ہے کہ بیگم نثار احمد صاحب علوی ۱۶ مئی ۶۵ء کو راولپنڈی سے کراچی بخیریت پہنچ گئیں۔

اظہار علی صاحب عباسی چیرمین ٹرسٹ کراچی: معتبر ذرائع کی خبر ہے کہ آپ سرکاری کام سے ٹوکیو (جاپان) تشریف لے گئے ہیں خبر ہے کہ پندرہ بیس دن میں واپس ہوں گے۔

احسان احمد علوی سکریٹری بزم ادب کراچی مطلع فرماتے ہیں کہ آپ کی شاعرہ حسب دستور مہینہ کے پہلے جمعہ کو بتاریخ ۴ جون بوقت ۸ بجے شام شروع ہوگا۔ قافیہ 'زمانہ' 'نشانہ' رکھا گیا ہے۔ ردیف اور بحر کی آزادی ہے شعرائے کرام سے گزارش ہے کہ وہ وقت مقررہ کا لحاظ رکھیں اور شرکت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

لکھنؤ کی اطلاع ہے کہ حفیظ اللہ صاحبزادہ نذر احمد صاحب علوی اس سال نویں پاس کر کے دسویں میں آ گئے ہیں۔

حالاتِ وطن

حیدرآباد دکن کی مختصر خبریں (در رسالہ نسیم الدین صاحب علوی):-

شادی خانہ آبادی ۲۰ مارچ ۶۳ء کو عقیل الدین علوی پسر مولوی منصف الدین حیدر علوی کی شادی خانہ آبادی عصمت النساء بیگم بنت محمد حمید اللہ صاحب عثمانی فتحپوری کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پائی اللہ مبارک کرے۔

فرح بنت عزالدین حیدر علوی دسواں درجہ کامیاب کر کے گیارہویں میں گئیں۔
ضیاء الدین حیدر ابن عزالدین حیدر ششم سے کامیاب ہو کر ساتویں میں آئے۔
ضیاء و انجم صاحبزادہ کرم علی صاحب عباسی چہارم سے پنجم میں گئے۔
طاہر علی عباسی صاحبزادہ شجاعت علی عباسی صاحب نہم سے دہم میں گئے۔

خالد مبشر الزماں صدیقی صاحبزادہ مبشر الزماں صاحب صدیقی جو جرمنی اعلیٰ تعلیم امریکہ الی نائی انسٹی ٹیوٹ گئے ہوئے تھے بفضل خدا نہایت شاندار طریقہ پر ایم۔ ایس کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ نیز کالج کو شکاگو کی ایک بہت بڑی فرم میں ڈیزائن انجینئر کی جگہ مل گئی ہے اور وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ ڈگری جون ۶۳ء میں انشاء اللہ مل جائے گی۔

حجاج کی واپسی:- اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وطن کے کل حاجی صاحبان بخیر و عافیت واپس پہنچ رہے ہیں۔

گلبرگہ سے خبر ملی ہے کہ احمد محسن صاحب علوی مع بیگم صاحبہ ادائیگی فرض کے بعد بخیریت تمام گلبرگہ پہنچ گئے۔

ساجدہ بی بی:- اہلیہ شاہ علی حیدر قلندر قدس سرہٗ جو شعبان ہی میں روانہ ہو گئی تھیں پورا رمضان المبارک مدینہ طیبہ میں ہی گذارا۔ ادائیگی فرض کے بعد دس دن کے قریب بمبئی میں قیام کے بعد وطن آگئیں۔

۱۲ مئی آج صبح ۸ بجے فرنگی محل کا پورا قافلہ لکھنؤ پہنچ گیا۔ امیر الحجاج مفتی محمد رضا صاحب انصاری مع والدہ صاحبہ کے، مولانا متین میاں صاحب مع والدہ محترمہ کے۔ بیگم حکیم محمد احمد صاحب علوی

اسٹیشن چارباغ پر بہت بڑا مجمع استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر جمع تھا گاڑی چند منٹ دیر سے لکھنؤ پلیٹ فارم پر پہنچی۔ عزیزوں اقرباء دوست احباب، معتقدین اور مخلص سب ہی نے پرجوش استقبال کیا۔ بیگم حکیم محمد احمد صاحب بمبئی سے براہ راست اورنگ آباد روانہ ہو گئیں جہاں بھائی بہن سے ملنے کے بعد لکھنؤ تشریف لائیں گی۔ مولانا متین میاں اور مفتی محمد رضا صاحب کو پھولوں اور کلیوں سے خلوص کے ہار پہنائے۔

مرزا اسکندر بیگ۔ خود اپنی تحریر کے مطابق ۲۰ جون کو لکھنؤ پہنچ رہے تھے۔ مرحوم حکیم صاحب کے دونوں صاحبزادے عزیز ان کے استقبال کے لئے بمبئی جا رہے ہیں۔ ۲۶ کو روانہ ہوں گے

فاتحہ شریف شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ

۱۰ محرم کو حسب معمول عصر مغرب کے درمیان درگاہ شریف پر فاتحہ ہوا۔ دوسرے دن دن بھر قرآن خوانی ہوتی رہی شام کو بعد مغرب فاتحہ ہوا مجمع کافی تھا۔ دونوں محافل سماع اسی آب و تاب سے ہوئیں۔

علالتیں:-

تابی بی صاحبہ اہلیہ شاہ حبیب حیدر قلندر۔ محترمہ کی صحت گذشتہ عشرہ سے بہت گرتی چلی جا رہی ہے بخار برابر رہتا ہے، رات دن میں اجابتیں بھی بعض وقت ہو جاتی ہیں۔ نقاہت بڑھتی چلی جا رہی ہے اب تو چہرہ پر بھی آثار نقاہت نمایاں ہیں۔ حاذق کو مطلع کیا گیا انھوں نے نسخہ میں تبدیلی فرمائی ہے انشاء اللہ جلد فرق اور طبیعت سکون پذیر ہو جائے۔

بیگم کلیم الدین صاحب علوی موصوفہ تعطیل گرما میں وطن آئی تھیں۔ یہاں آکر زینے سے گر رہی تھیں۔ پاؤں بری طرح مڑ گیا جس سے تین چار دن شدید تکلیف رہی۔ اب دوا کے استعمال سے سکون حاصل ہو گیا ہے پھر بھی آزادانہ نشست و برخاست ابھی نہیں ہے۔

بیگم عارف افتخار دہلی کی معتبر اطلاع ہے کہ موصوفہ کو وکٹوریہ ہسپتال دہلی میں داخل کرا دیا گیا تھا جہاں آپریشن سے بچہ نکالا گیا تھا طبیعت ایسی صاف ہو گئی تھی کہ ہسپتال والوں نے گھر آنے کی اجازت دیدی تھی۔ مگر

تیسرے دن پھر تکلیف بڑھ گئیں۔ اور اسپتال میں پھر داخل کیا گیا۔ اسپتال والوں نے دوسرا آپریشن کیا اور دوسرا بچہ نکالا گیا۔ دونوں مردہ حالت میں نکالے گئے کہا جاتا ہے کہ بچے ۷ ماہ کے تھے۔ حالت بہت نازک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اللہ نے اپنا رحم فرمایا۔ اعزاء جو اسپتال میں موجود تھے یا خود اسپتال والے قریب قریب بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ لیڈی سرجن کا قول ہے کہ پہلا ایسا کیس ہے جو چھ میں یا اڑتالیس گھنٹے کے بعد دوسرا بچہ آپریشن سے نکالا گیا ہو۔

خلیل احمد صاحب بیمار ہیں۔ پرنسپل کاکوری ہائر سکنڈری اسکول پر گذشتہ ہفتہ درد گردہ کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب کو دکھایا گیا۔ پہلے کے مقابلے میں سکون ضرور ہے مگر ابھی کھٹک باقی ہے۔ کانپور بغرض علاج تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے اعزاء بھی دعا کریں۔ باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

ولادت:۔ دیوے [illegible] کی ایک اطلاع کے مطابق قریب قریب ایک ماہ ہوا کہ بیگم ضیاء الحسن صاحب فتحپوری کے یہاں بچی تولد ہوئی۔ اللہ مبارک کرے۔

نتائج امتحانات جو اب تک ہمکو معلوم ہوئے ہیں درج ذیل ہیں:۔

نوشین دختر ضیاء الحسن صاحب فتحپوری فرسٹ ایر کامیاب

نسیم فاطمہ دختر اجتبا علی علوی	آٹھواں	"
نجمی اقبال ابن اقبال [illegible] پسر	ساتواں	"
مظفر حبیب نواسہ شاہ حبیب حیدر	آٹھواں	"
محمد یحییٰ پسر رفیق احمد علوی	چھٹا	"
ذوالفقار عظیم "	چوتھا	"
محمد خالد پسر شاہد حسن صاحب علوی	"	"
محمد جلال الدین پسر مولوی احتشام الدین عرف حبیب علی مرحوم	"	امتیازی نمبر

عائشہ فاطمہ عرف نازش سلمہا بنت محمد حسین شمس علوی زہرہ [illegible] کے جی میں آئی۔

فرسٹ پوزیشن [illegible]

عارفہ بنت ڈاکٹر مشتاق احمد علوی صاحب ۸ ویں سے ۹ ویں میں

ہائر سکنڈری اسکول کاکوری کی گھن گرج میٹنگ

جن سنگھی ذہنیت سامنے آگئی۔ پرنسپل کو نوٹس دیدیا گیا

۲۴ مئی ۱۹۶۵ء کو ایک میٹنگ کا اعلان تھا توقع تھی کہ شاید کمیٹی عقل کے ناخن لے گی باوجودیکہ نتائج دعوے پر نظر ڈالیں گے مگر وہاں تو رنگ ہی دوسرا چڑھ چکا تھا۔ جو سازش اور جو کوششیں دو پہر ایک ہفتہ سے اس میٹنگ کو کامیاب بنانے کے کی جا رہی تھیں ایک ایک ممبر سے شرکت کا وعدہ لیا جا رہا تھا وہ خاطر خواہ کامیاب ہوئی۔ کم و بیش کل ممبر حاضر تھے ہائے رے جو کچھ ہوا جو ہو رہا ہے جو کچھ ہو گا وہ ذرا بھی تعجب خیز یا غیر متوقع نہیں بلکہ یہی خوشی ہے کہ یہ چھپے چور ستمگر منافق فرد کھل کر اپنے اصلی روپ میں میدان میں تو آگئے۔ اب ہمارا کام بیکار نہ بیکار۔ اگر یاد رہی ہمیں نے توہم وذمہ داران اعلیٰ کو توجہ کرنے سے اب دریغ نہ کریں گے۔ کیا یاد ہی یہ بتانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے کہ اسکول کے جس حصہ میں میٹنگ تھی کیا سب تشریف فرما تھے اسی سے چند گز کے فاصلہ پر پرائمری اسکول میں کسمپور اور علوہ پور کے ۶۰ یا ۷۰ مسلح لٹھ بند جن میں چار استاد بھی شامل تھے پیدل بھی سائیکلوں پر نہ نہیں چھڑیوں اور بیدوں کے ساتھ کس لئے جمع کئے گئے تھے کیا کمیٹی کے ممبران کے قلوب میں چور نہیں تھا۔ کیا وہ ناواقف تھے یہ آئے تھے صرف اس لئے کہ اگر پرنسپل کو ختم کر دیا گیا تو مار پیٹ ہوگی۔ کیا بتا سکتے ہیں کہ ترنوک سنگھ جی کو پولیس کا انسپکشن کس کی طلب پر اسکول لیکر آئے تھے۔ باوجودیکہ آپ نے اس پر بھی غور فرمایا کہ آپ کی اپنی پرورش گو کتنا بڑا دھچکا ہو گیا۔ یہ گتھی کے چند دوست نما دشمن ہستیاں کبھی بھی بھلی نہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ غرض کے بندے ہیں گھر بیٹھے ہیں کچھ کچھ ہو گئے ہیں۔ اب ہم پرنسپل کو نوٹس دیا جاتا جو کاکوری اسکول سے ناواقف ہوں گے ان کو حیرت ہوگی ہمارا اپنا دوست کا کہنا ہے کہ اگر سکینہ ایسا پرنسپل نکالا جا سکتا ہے تو کل تو ہر مسلمان نہیں جہاں آٹھ نو ناہل بچے نکلے دو ماں دس دس ہیں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایسے گندے ماحول میں کوئی پرنسپل رہا ہے اور نہ رہ پائے گا۔ اسکول کی بنیاد ہو رہی اٹھ چکی ہے کسی وقت بھی پھیر کے زد میں آ سکتی ہے ہمارا دوستانہ اور برادرانہ مشورہ ہے کہ اتنا خیال رکھیں کہ اس کی خرابی کا سہرا آپ کے سر نہ بندھے یا وہی آپ کے جانے کے بعد

سنا ہے کہ بعض مشتعل لڑکوں نے کسی استاد پر بھی ہاتھ چلایا۔ گروہ بند آتے جاتے راستے کے آٹھ، دس بجے تک [illegible] ساتذان رہبر کی فکر بھر رہا گشت کر سکتے ہیں یہ ہے آپ کے اسکول کی تعلیم استادوں کی رفعت [illegible]

پھر سوچیے اگر یہی ماحول رہ گیا تو اسکول ذہب طرف تعصب کا ہندو مسلم اتحاد خاک میں مل جائے گا۔ دور کر از کم ان استادوں پر کوئی تادیبی کا مطالبہ کریں گے (باقی آئندہ)

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری لکھنؤ سے شائع کیا۔